روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 15/اکتوبر 2012ء 27 ذیقعد 1433 ہجری 15/اخاء 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 240

طویل سورتوں کا حفظ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، اس وقت میری دس سال کی عمر تھی اور میں محکم (سورۃ الحجرات تا آخر) سورتیں حفظ کر چکا تھا۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب تعلیم الصبیان القرآن حدیث نمبر 4647)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ضماد ازدی ایک صاحب تھے جو جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے، وہ قریش مکہ سے یہ سن کر کہ محمدؐ (نعوذ باللہ) دیوانے ہو گئے ہیں۔ آپؐ کے علاج کے لئے آئے۔ آپؐ نے مختصر سی حمد اور کلمہ شہادت پڑھا، وہ سن کر متحیر رہ گئے، تین دفعہ پڑھوا کر سنا، پھر کہا کہ خدا کی قسم! میں نے کاہنوں کی بولی اور جادوگروں کے منتر اور شاعروں کے قصائد سنے ہیں لیکن تمہارا کلام کچھ اور ہی ہے۔ یہ تو سمندر تک میں اثر کر جائے گا۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابوجہل اور قریش کے دیگر اکابر جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ محمدؐ کی تحریک روز بروز زور پکڑتی جاتی ہے۔ کسی ایسے آدمی کو تلاش کرنا چاہئے جو جادو، کہانت اور شعر کہنا جانتا ہو تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہ کیا ہے؟ قریش کے سردار عتبہ بن ربیعہ نے کہا کہ میں یہ سب کچھ جانتا ہوں، کہو تو میں جا کر دیکھوں۔ چنانچہ آستانہ نبویؐ میں آ کر اس نے صلح کی کچھ شرائط پیش کیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے جواب میں سورۃ حٰم السجدہ پڑھنی شروع کی، کچھ ہی آیتیں پڑھی تھیں کہ اس نے آپؐ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ قرابت کا واسطہ بس کرو۔ واپس پھرا تو چند روز تک گھر سے باہر نہیں نکلا۔ ابوجہل نے جا کر کہا ''کیوں عتبہ! محمدؐ کے یہاں کھانا کھا کر پھسل گئے''۔ عتبہ نے کہا ''تم جانتے ہو کہ میں سب سے زیادہ دولت مند ہوں، مجھ کو دولت کی طمع دامن گیر نہیں ہو سکتی، لیکن محمد نے میرے جواب میں جو کلام پیش کیا وہ نہ شعر تھا، نہ کہانت، نہ جادو، میں نے ایسا کلام کبھی نہیں سنا۔ انہوں نے جو کلام پڑھا اس میں عذاب الٰہی کی دھمکی تھی۔ میں نے ان کو قرابت کا واسطہ دیا کہ چپ ہو جائیں، میں ڈرا کہ تم پر عذاب نہ آجائے، لوگوں نے کہا محمدؐ نے اپنی زبان سے عتبہ پر جادو کر دیا۔

ولید بن مغیرہ قریش میں بڑا دولت مند اور صاحب اثر تھا، وہ ایک دفعہ آپؐ کی خدمت میں آیا اور فرمائش کی کہ کچھ پڑھ کر سنایئے۔ آپؐ نے چند آیتیں پڑھیں، اس نے مکرر پڑھوا کر سنیں، آخر بے خود ہو کر بولا ''خدا کی قسم! اس میں کچھ اور ہی شیرینی اور تازگی ہے۔ اس نخل کی شاخوں میں پھل اور اس کا تنا بھاری ہے، یہ کسی انسان کا کلام نہیں''۔

بنو ذہل بن شیبان کے سردار مفروق کے سامنے آپؐ نے چند آیتیں پڑھیں تو گو وہ مسلمان نہ ہوا، مگر کلام الٰہی سے متاثر ہوا۔

نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ نے جب سورۃ مریم کی تلاوت کی تو اس پر رقت طاری ہو گئی اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر کہا ''خدا کی قسم! یہ کلام اور انجیل دونوں ایک ہی چراغ کے پرتو ہیں''۔

حبش سے بیس آدمیوں کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی۔ آپؐ نے ان کو قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ، حضرت ابوسلمہؓ، حضرت ارقم بن ارقمؓ یہ تینوں اصحاب اسی کی کشش مقناطیسی سے کھنچ کر حلقہ اسلام میں آئے۔

(سیرت النبی شبلی جلد سوم ص 291,290)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائنا کالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 21/اکتوبر 2012ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مٹاپا کیمپ کا انعقاد

مورخہ 16/اکتوبر 2012ء کو بوقت 10 بجے صبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فری مٹاپا کیمپ کا انعقاد ہوگا۔ ضرورت مند احباب و خواتین مٹاپا کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور بغیر پرچی بنوائے اس کیمپ سے رابطہ کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کار برائے فروخت

جماعتی ادارہ کے زیر استعمال ایک عدد ٹیوٹا کرولا 2.OD کار ماڈل 2007ء رجسٹرڈ اسلام آباد اچھی حالت میں برائے فروخت ہے۔

مزید معلومات کیلئے:۔ مظفر احمد قمر

0333-6713023,0321-6713023

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

اپنے ماحول میں صفائی کے معیار اعلیٰ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 23/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

صفائی کے بارے میں چند احادیث پیش کرتا ہوں، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ یعنی طہارت پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے''۔ (مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء)

ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''پاکیزگی اختیار کرنا نصف ایمان ہے''۔ (المعجم الکبیر جلد 3 صفحہ 284)

اب دیکھیں مومن کے لئے صفائی کا خیال رکھنا کتنا ضروری ہے، اور یہ احادیث اکثر .... کو یاد ہیں، کبھی ذکر ہو تو آپ کو فوراً حوالہ بھی دے دیں گے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس پر عمل کس حد تک ہے؟ یہ دیکھنے والی چیز ہے، اگر ایک جگہ صفائی کرتے ہیں تو دوسری جگہ گند ڈال دیتے ہیں اور بدقسمتی سے .... میں جس شدت سے صفائی کا احساس ہونا چاہئے وہ نہیں ہے اور اسی طرح اپنے اپنے ماحول میں احمدیوں میں بھی جو صفائی کے اعلیٰ معیار ہونے چاہئیں وہ مجموعی طور پر نہیں ہیں۔ بجائے ماحول پر اپنا اثر ڈالنے کے ماحول کے زیر اثر آجاتے ہیں۔

پاکستان اور تیسری دنیا کے ممالک میں اکثر جہاں گھر کا کوڑا کرکٹ اٹھانے کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے، گھر سے باہر گند پھینک دیتے ہیں حالانکہ ماحول کو صاف رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنے گھر کو صاف رکھنا۔ ورنہ تو پھر اس گند کو باہر پھینک کر ماحول کو گندا کر رہے ہوں گے اور ماحول میں بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بن رہے ہوں گے۔ اس لئے احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ کوئی ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ گھروں کے باہر گند نظر نہ آئے۔ ربوہ میں، جہاں تقریباً 98 فیصد احمدی آبادی ہے، ایک صاف ستھرا ماحول نظر آنا چاہئے۔ اب ماشاء اللہ تزئین ربوہ کمیٹی کی طرف سے کافی کوشش کی گئی ہے۔ ربوہ کو سرسبز بنایا جائے اور بنا بھی رہے ہیں۔ کافی پودے، درخت گھاس وغیرہ سڑکوں کے کنارے لگائے گئے ہیں اور نظر بھی آتے ہیں۔ اکثر آنے والے ذکر کرتے ہیں۔ اور کافی تعریف کرتے ہیں۔ کافی سبزہ ربوہ میں نظر آتا ہے۔ لیکن اگر شہر کے لوگوں میں یہ حس پیدا نہ ہوئی کہ ہم نے نہ صرف ان پودوں کی حفاظت کرنی ہے بلکہ اردگرد کے ماحول کو بھی صاف رکھنا ہے تو پھر ایک طرف تو سبزہ نظر آ رہا ہوگا اور دوسری طرف کوڑے کے ڈھیروں سے بدبو کے بھبھاکے اٹھ رہے ہوں گے۔ اس لئے اہل ربوہ خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے نالیوں کی صفائی کا بھی اہتمام کریں اور گھروں کے ماحول میں بھی کوڑا کرکٹ سے جگہ کو صاف کرنے کا بھی انتظام کریں۔ تا کہ کبھی کسی راہ چلنے والے کو اس طرح نہ چلنا پڑے کہ گند سے بچنے کے لئے سنبھال سنبھال کر قدم رکھ رہا ہو اور ناک پر رومال ہو کہ بو آ رہی ہے۔ اب اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ دلہن کی طرح سجا کے رکھو۔ یہ سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہئے۔ مشاورت کے دنوں میں ربوہ کی بعض سڑکوں کو سجایا گیا تھا۔ تزئین ربوہ والوں نے اس کی تصویریں بھیجی ہیں، بہت خوبصورت سجایا گیا لیکن ربوہ کا اب ہر چوک اس طرح سجنا چاہئے تا کہ احساس ہو کہ ہاں ربوہ میں صفائی اور خوبصورتی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہئے۔ اور یہ کام صرف تزئین کمیٹی نہیں کر سکتی بلکہ ہر شہری کو اس طرف توجہ دینی ہوگی۔ (روزنامہ الفضل 20 جولائی 2004ء)

خلافت خامسہ کے مبارک عہد میں مرکزی سطح پر جاری ہونے والا اردو ماہنامہ

''موازنۂ مذاہب''

خلافت خامسہ کے مبارک عہد میں مرکزی سطح پر جاری ہونے والے رسائل میں سے ایک اہم رسالہ ''ماہنامہ موازنۂ مذاہب'' ہے جو دسمبر 2011ء سے ہر ماہ باقاعدگی سے یوکے سے شائع ہو رہا ہے۔ یہ ماہوار رسالہ اردو زبان میں ہے۔

ماہنامہ موازنۂ مذاہب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ایک علمی و تحقیقی رسالہ ہے جس میں بلند پایہ مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ایک عرصہ سے اردو زبان میں جماعتی طور پر ایسے رسالہ کی ضرورت محسوس ہوتی تھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس رسالہ کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔

92 صفحات پر مشتمل یہ رسالہ مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر کی زیر ادارت تیار ہوتا ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ایڈیشنل وکالت تصنیف لندن رقیم پریس اسلام آباد سے اس کی طباعت کا اہتمام کرتی ہے جبکہ ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن اس کی ترسیل کا کام انجام دیتی ہے۔

اس رسالہ میں حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کرام کے ارشادات عالیہ کے علاوہ اب تک دیگر مختلف سکالرز کے جو مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

احادیث نبویہؐ مبارکہ کا مقدس مقام۔ تحقیقی مقالہ: پادری وہیری کے قرآن مجید پر اعتراضات اور ان کا جواب، تحقیقی مقالہ: نقوش گم کردہ۔ حضرت عیسیٰ ناصری علیہ السلام کی حقیقی شباہت کی تلاش۔ سیرت نگاری اور سیرت وسوانح حضرت اقدس مسیح موعود کے کچھ بنیادی مأخذ۔ تعارف کتاب: تاریخ ہندوستان۔ عربی زبان کا مقام دنیا کی دوسری زبانوں میں۔ چرچ کی سات بڑی غلطیاں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا شعور نبوت۔ حضرت مسیح موعود کی سیرت وسوانح پر لکھی جانے والی کتب اور مقالہ جات مطبوعہ وغیر مطبوعہ۔ تعارف کتاب: The Ahmadiyya Movement, A History and Prospective۔ افغانیوں کا بنی اسرائیل ہونے کا دعویٰ تاریخی اور اثریاتی حقائق کی روشنی میں۔ تبتّی انجیل۔ تعارف کتاب: A new life of Jesus۔ اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق۔ Quranic Archaelogy: مصر کے آثار قدیمہ سے قرآن کی صداقت کا ایک ثبوت۔

تعارف کتب: واقعات کشمیر تاریخ کشمیر اعظمی۔ ٹیورین کی چادر پر تصویر کیسے آئی؟۔ مرہم الحواریین (Ointment of Jesus)۔ براعظم آسٹریلیا کے قدیم مذاہب۔ تعارف کتاب: وقائع سیر و سیاحت۔ تعارف کتاب: جان ڈیون پورٹ کی کتاب An Apology for Muhammad and The Koran۔ پرانے عہدنامہ کا عمومی تعارف اور استثناء کی کتاب پر ایک نظر۔ آغاز کائنات اور مذاہب عالم۔ لاجواب کتاب ''براہین احمدیہ''۔ پروفیسر وگلری کی کتاب An Interpretation of Islam کا تعارف۔ Crow: A very misunderstood Bird۔ ولادت مسیح کے قرآنی بیان کی عظمت۔ Jesus The Gatherer۔ تحریف انجیل۔ کشمیر میں بنی اسرائیل کی آبادی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیام کی تاریخی حقیقت۔

ان عنوانات سے قارئین اس رسالہ کی بلند پایہ علمی و تحقیقی حیثیت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ ان میں بعض موضوعات پر کئی اقساط میں مضمون شائع ہوئے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ U.K پر اس رسالہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اس کے خریدار بڑھانے کا ارشاد فرمایا ہے۔

رسالہ کے حصول کے لئے اس کے پبلشر سے حسب ذیل ایڈریس پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

Addl. Wakalat-e-Tasneef
Islamabad
2 - Sheephatch Lane
Tilford, Farnham
Surrey, GU10 2AQ. UK

اگر آپ اس رسالہ کے لئے اپنے علمی و تحقیقی مضامین یا آراء بھجوانا چاہیں تو حسب ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

muwazna@gmail.com

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں

تربیت، تزکیہ نفس، ایمان و علم اور روحانیت میں ترقی کے راز

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

ہمارے امام سیدنا مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کی بڑی طاقتوں، حکومتوں اور ان کے Head of the states مثلاً امریکہ کے صدر اوباما۔ اسرائیل کے وزیراعظم، ایران کے صدر، اور مذہبی لیڈر، پوپ کو خطوط لکھے ہیں جن میں اس بات کی طرف انہیں توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ ہوشیار ہوں اور اپنی آنکھیں کھولیں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں کیونکہ دنیا میں ان کا اثر ورسوخ ہے اس اثر ورسوخ کو بروئے کار لاتے ہوئے تیسری جنگ عظیم کے جو بادل منڈلا رہے ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں ورنہ ایسی تباہی آئے گی کہ جس کی پہلے مثال ملنی مشکل ہوگی۔ اس طرح ایک موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی word of warning دی تھی۔ پس یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ خلافت احمدیہ نہ صرف یہ کہ جماعت احمدیہ کے افراد کی تعلیم وتربیت، ان کے تزکیہ نفس اور ازدیاد ایمان وایقان کے لئے کام کر رہی ہے بلکہ دنیا کو بھی تباہی سے بچانے کے لئے انہیں بروقت آگاہ کر رہی ہے، کیونکہ۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا انجام کار

اس وقت سیدنا حضور انور کی چند ایک ایسی ہدایات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو حضور انور نے غیر ملکی دوروں کے دوران بڑوں، چھوٹوں اور بچوں کو دی ہیں۔ ان باتوں سے ہمارے چھوٹے بھی اور بڑے بھی علم حاصل کر سکتے ہیں۔ روشنی حاصل کر سکتے ہیں، جس سے ان کے ایمانوں میں جلا اور تزکیہ نفس پیدا ہوسکتا ہے۔

بعض میٹنگز میں چھوٹے بچوں اور بچیوں نے بھی سوالات کئے اور جو جوابات حضور نے انہیں دیئے وہ ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور یہ بہت ہی خوش آئند ہے کہ ہمارے بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی معاشرہ میں رہتے ہوئے دین سے رغبت رکھتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا رہے اور بچے اور بڑے ان باتوں کو سن کر اور پڑھ کر عمل شروع کر دیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ احمدیت کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ وباللہ التوفیق

چند ہدایات:

حال ہی میں سیدنا حضور انور نے مختلف مغربی ممالک کے دورے فرمائے ہیں اور وہاں پر دعوت الی اللہ کے کام کے ساتھ ساتھ جماعتی تربیت خصوصاً بچوں کے ساتھ سوال و جواب مجالس بھی کیں۔ ان مواقع پر حضور انور نے جو ہدایات دیں ان کو بیان کرتا ہوں۔

واقفات نو کی کلاس میں ایک بچی نے اپنے مضمون میں قرآن کریم کی ایک آیت پڑھتے ہوئے غلطی کی تو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ قرآن کریم کی آیت عربی طرز پر لکھی ہونی چاہیئے اور اس پر باقاعدہ اعراب ڈال کر پڑھا کریں تا کہ غلطی کا امکان نہ رہے۔

(روزنامہ الفضل 28 مئی 2012ء صفحہ 4)

حضور انور نے کئی دوسرے مواقع پر واقفین نو بچوں اور بچیوں کو جو ہدایات دی ہیں ایک بچی نے وہ بھی پڑھ کر سنائیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

واقفین نو نمازوں کی باقاعدگی سے عادت ڈالیں۔

ہر روز صبح قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ امی ابا کا کہنا مانیں۔ ہمیشہ سچ بولیں، اگر کوئی دوسرا تکلیف میں ہو تو خود اس کی مدد کریں۔ اپنے غصہ پر قابو رکھنا ہے اور معاف کرنے کی عادت ڈالنی ہے۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے محبت کرنا ہے۔ برے دوستوں اور ساتھیوں سے بچنا ہے۔ نیک لوگوں کو اپنا ساتھی اور دوست بنانا ہے۔ دوسروں کے لئے اچھا نمونہ پیش کرنا ہے۔

انٹرنیٹ پر وقت ضائع نہ کرنا، ٹی وی ہر وقت دیکھنے کی بجائے والدین کی مدد سے کسی اچھے اور مفید پروگرام کا انتخاب کرنا اور چھوٹے بچوں کو ٹی۔ وی پر کارٹون دیکھنے کے لئے وقت مقرر کرنا۔ MTA پر حضور انور کی کلاسز دیکھنا، خطبات سننا۔ دعا کیلئے خط لکھنا۔ جماعت کے مقامی پروگراموں میں شامل ہونا۔ وغیرہ۔

اس کے بعد حضور نے مزید یہ ہدایات دیں فرمایا:۔

سب سے پہلے تو یہ ہے کہ پانچ نمازیں پڑھنی ہیں، سردیوں میں دن چھوٹے ہوتے ہیں اور وقت کم ہوتا ہے اور نماز ظہر وعصر کا وقت سکول کالج میں ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ یہ نمازیں رہ جائیں۔ نماز تو بہر حال ادا کرنی ہے آپ کو اس کا کوئی باقاعدہ انتظام کرنا ہے۔

(الفضل 28 مئی 2012ء صفحہ 4)

حضور انور جہاں بچوں کو بار بار یہ سمجھا رہے ہیں کہ پانچ وقت نمازیں پڑھنی ہیں وہاں بڑوں کیلئے بھی یہی کہا ہے کیونکہ نماز تو مومن کی معراج ہے اور آجکل مصروفیات بھی لوگوں کو بے حد ہیں جس کی وجہ سے نمازوں کے قضاء ہونے کا خطرہ رہتا ہے اس لئے کوشش کر کے وقت پر ہر ایک کو نماز اور پھر نماز باجماعت ادا کرنی چاہیئے، ایک موقع پر حضور انور نے سب کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے کام تمہیں نمازوں سے نہ روکیں بلکہ نمازوں کی ادائیگی کیلئے کام چھوڑ دیں۔ نماز تو کسی حالت میں بھی ترک نہیں کرنی، یہ تو خدا تعالیٰ تک لے جانے والی ایک سواری ہے۔

پھر ایک بچی نے سوال کیا کہ میری ایک ساتھی نے کیک بنایا اور بتایا کہ اس نے اس میں الکحل ڈالی ہے اور کیک بناتے ہوئے وہ جل گئی ہے۔ کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟ اس پر حضور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ

''نہیں کھا سکتی یہ تو راستے کھولنے والی بات ہے سوائے اس کے کہ مجبوری ہو دوائیوں میں بھی الکحل پڑتی ہے لیکن وہ علاج کیلئے استعمال کرتے ہیں جو ایک مجبوری کی حالت ہے لیکن اس طرح کھانوں کے بارے میں یہ کہنا کہ اس میں جو الکحل تھی وہ پک گئی اور ختم ہوگئی یہ غلط چیز ہے۔ احمدیوں کو ایسا کھانا نہیں کھانا چاہیئے، ورنہ بہانے مل جائیں گے اور پھر بات رکے گی نہیں۔''

ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر غلطی سے الکحل والی چیز کھالی جائے تو پھر کیا کرنا چاہیئے، فرمایا کہ غلطی سے کھا لو تو استغفار پڑھو، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ پہلے ہی احتیاط کر لیا کرو، پڑھ لیا کرو، ان یورپین لوگوں میں اتنی شرافت ہے کہ اوپر لکھ دیتے ہیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ بعض لوگوں کی کراہت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ جب پتہ لگ جائے کہ کوئی غلط چیز کھا لی ہے تو قے کر دیتے ہیں۔ بہر حال غلطی سے اگر کھا لی ہے تو غلطی تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ تم لوگ بھی دوسروں کی غلطیاں معاف کیا کرو۔ اگر کوئی معافی مانگتا ہے تو معاف کر دیا کرو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 28 مئی 2012ء)

کیا نیل پالش کی صورت میں وضو اور نماز ہو جاتی ہے:۔

اس سوال کے جواب میں کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میک اپ کرنے کی صورت میں اور نیل پالش کی صورت میں نماز نہیں ہوسکتی کیونکہ پوری طرح وضو نہیں ہوتا۔

اس سوال کے جواب پر حضور نے فرمایا: اگر کسی کی نہیں ہوتی تو وہ نہ پڑھا کرے۔ ہم تو پڑھتے ہیں، نیل پالش اور ناخن کے درمیان تو کوئی گند نہیں آ سکتا اس لئے جو وضو ہوتا ہے بالکل صحیح ہوتا ہے۔ نماز نہ پڑھنا زیادہ گناہ ہے بہ نسبت اس کے کہ اس قسم کے مسائل بنا کر نماز چھوڑ دی جائے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میک اپ کی وجہ سے وضو نہ کرنا کہ خراب ہو جائے گا تو یہ غلط ہے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں حضور انور نے مزید وضاحت بیان کرتے ہوئے طلباء اور بچوں کو فرمایا کہ:

''سردیوں میں دن چھوٹے ہوتے ہیں اور نماز ظہر وعصر کا وقت کم رہ جاتا ہے تو آپ کس طرح یہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ جس پر بعض بچوں نے کہا کہ ہم گھر واپس آتے ہوئے ٹرین میں پڑھ لیتے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ سکول میں پڑھ لیا کرو اور باقاعدہ ان سے (سکول کی انتظامیہ سے) اجازت لے لیا کرو۔

بہتر اور مؤثر دعوت الی اللہ کا طریق

مؤثر دعوت الی اللہ کیلئے حضور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اپنے ذاتی رابطے اور تعلق بڑھائیں one to one رابطے کریں۔ پمفلٹس تقسیم کریں۔ (دین حق) کا، امن کا، محبت کا، اور صلح وآشتی کا پیغام دیں۔ فرمایا پھر اپنا عملی نمونہ بھی ظاہر کریں آپ میں اور دوسروں میں جو فرق ہے وہ آپ کے عمل سے۔ آپ کے اخلاق سے ظاہر ہو۔ جب (دین حق) کا، امن کا پیغام پہنچ جائے تو پھر حضرت اقدس مسیح موعود کی آمد کے بارے میں بتائیں۔

حضور نے فرمایا: مختلف قسم کے لوگ ہیں جو لوگ دہریہ ہیں۔ خدا کے قائل نہیں اُن کو پہلے توحید کا پیغام دیں تا وہ خدا کے قائل ہوں پھر بعد میں اسے بروشر دیں۔ ہر ایک کے مزاج کے مطابق بروشر تیار ہونا چاہیئے۔ اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ صرف جماعتی پروگرام بنا لیا اور مربی کو بلا لیا اور پروگرام کر لیا یا کسی ایک جگہ بک سٹال لگا لیا تو یہ کافی نہیں نئے نئے راستے نکالیں کوئی پاکٹ لے لیں، کسی علاقے کا انتخاب کر لیں اور پھر سروے کریں اور دیکھیں کہ کس طرح ان لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے، عام روایتی دعوت الی اللہ سے کام نہیں چلے گا اس لئے خاص پروگرام بنائیں اور نئے راستے دیکھیں۔

(الفضل ربوہ 28 مئی 2012ء)

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ زیادہ تعلیم یافتہ لوگ مذہب کے معاملے میں مختلف ہوتے ہیں ان کی مذہب میں دلچسپی نہیں ہوتی بعض تو خدا کو بھی نہیں مانتے۔ ایک کرسچن عورت جس کا آپریشن ہونا تھا اپنے طریق پر دعا کر رہی تھی تو ڈاکٹر کہنے لگا کہ اگر میں آپریشن نہ کروں اس کا علاج چھوڑ دوں تو اس کی یہ دعا کیا کام کرے گی۔ اس پر حضور نے فرمایا اگر ڈاکٹر علاج چھوڑ دے تو یہ ڈاکٹر کا فعل ہو گا، لیکن خدا کا وجود تو ہے اس ڈاکٹر کو اخلاقیات کا پتہ نہیں ڈاکٹر کے اس فعل سے کہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ اگر تم کسی کا آپریشن کرنا چاہو اور خدا تمہارے ہاتھ باندھ دے تو تم نہیں کر سکو گے اور اگر تم نہ کرنا چاہو اور تمہارے اندر سے یہ خیال اٹھے کہ تم آپریشن کرو۔ علاج کرو تو جب یہ خیال اٹھے گا تو یہ خدا کی طرف سے ہی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ نے دعوت الی اللہ کرنی ہے تو پہلے خدا پر یقین دلائیں۔ خدا پر یقین آ جائے گا تو پھر مذاہب سے دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ بہت سے ایسے واقعات بھی آتے ہیں کہ جماعت کے پیغام سے اور دعوت الی اللہ سے خدا کے وجود کا قائل ہوا اور پھر احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق پائی۔

حضور نے طلباء کو ایک اور زریں نصیحت فرمائی۔

''اگر یہاں قدم جمانے ہیں تو ریسرچ (Research) میں جائیں، تو یہاں ان لوگوں کو آپ کی ضرورت پڑے گی۔ ایک تو آپ کا نام پیدا ہو گا اور دوسرے آئندہ آنے والے زمانے کو کنٹرول کر سکیں گے۔ ورنہ کئی Wilders اٹھیں گے اور شور مچاتے رہیں گے۔ ایسے لوگوں کا منہ بند کرنے کیلئے ریسرچ میں جانا چاہئے۔

(الفضل 30 مئی 2012ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کے موقع پر فرمایا۔

رحمی رشتہ داروں سے حسن سلوک اور برداشت

''نکاح جو دونوں خاندانوں کے لئے خوشی کا موقع ہوتا ہے اس خوشی کے موقع پر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار ہمیں نکاح کے خطبہ میں تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی ہے آپس کے رحمی رشتوں کو قائم رکھنے اور ان کا لحاظ رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اگلی زندگی کی طرف توجہ دلائی ہے گویا اس خوشی کے موقع پر انسان کو یہ بتایا گیا ہے کہ تم اسے دنیاوی خوشی نہ سمجھو بلکہ یہ خوشی تمہیں اس طرف لے جانے والی ہونی چاہئے کہ تم نے کبھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہونا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے ہیں وہاں نئے قائم ہونے والے رشتوں میں بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں، جو نئے رشتے قائم ہو رہے ہیں ان میں جو ایک دوسرے کے خاندانوں کے حقوق ہیں وہ لڑکے نے بھی ادا کرنے ہیں اور لڑکی نے بھی ادا کرنے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا ہے، پس ہمارے نوجوانوں کو اور ہر نوجوان کے ماں باپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نکاحوں سے صرف ذاتی مفادات نہیں حاصل کرنے چاہئیں بلکہ اصل مقصد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہوتا کہ جب یہ حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہو گی تو پھر یہی رشتے قائم بھی ہوتے ہیں اور دیرپا بھی ہوتے ہیں اور آئندہ نسلوں میں بھی ان کا اثر قائم رہتا ہے۔''

رشتوں کے ٹوٹنے کی وجہ

''عموماً میں نے دیکھا ہے کہ رشتے بعض دفعہ اس لئے ٹوٹ رہے ہوتے ہیں، گھروں میں اس لئے جھگڑے پیدا ہو رہے ہوتے ہیں کہ لڑکیوں کی ڈیمانڈز بہت زیادہ ہو جاتی ہیں اور ان کے ساتھ ان کے گھر والے بھی مل جاتے ہیں اور پھر لڑکا ان ڈیمانڈز کو پورا نہیں کر سکتا تو پھر جھگڑوں کی بنیاد پڑتی ہے۔ اسی طرح بعض لڑکے بھی لڑکیوں سے ناجائز زیادتی کرتے ہیں ان کو بھی خیال رکھنا چاہئے۔ پس جیسا کہ شروع میں، میں نے کہا، اصل چیز یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کو یاد رکھتے ہوئے، تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ان رشتوں کو قائم کرنا چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے اگر یہ بات سامنے رہے گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے رشتے بھی نبھتے رہیں گے، نئے قائم ہونے والے جو رشتے ہیں وہ بھی نبھتے رہیں گے اور آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر چلنے والی ہوں گی''۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 2 جون 2012ء)

خواتین اپنے تقدس اور حیاء کی حفاظت کریں

حضور انور نے جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 2 جون 2012ء کو احمدی خواتین سے خطاب کیا اس موقعہ پر آپ نے تمام احمدی خواتین کو درج ذیل نصائح فرمائیں یہ نصائح تزکیہ نفس اور روحانیت کے لئے بے حد ضروری ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے آپ نے فرمایا:

''مغربی معاشرہ میں رہنے والی ہر عورت یاد رکھے کہ اس نے اصل تعلیم کو بھول نہیں جانا، دنیا کو ہی سب کچھ نہ سمجھیں، اپنے عہدوں کو یاد کر کے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ دنیا کی رونقوں کا حصہ بننے کی بجائے دنیا میں انقلابی تبدیلی لانے کی کوشش کریں۔ دنیا کو نیکی کی تلقین کریں اور برائی سے روکیں۔

حضور نے مزید فرمایا!

ان ممالک میں بعض لوگوں کے معیار بدل جاتے ہیں لیکن ہم نے اپنی نیکیوں کے وہی معیار رکھنے ہیں جن کی ہم کو تلقین کی گئی ہے نیک اعمال کیلئے ایمان کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے اور خدا کی جنت اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ایمان کی نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ اشد حباً للہ یعنی خدا کی محبت کو ہر محبت سے بڑھ کر ترجیح دیتے ہیں..... یاد رکھیں خدا کی محبت ہو تو اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی دل کا سکون ملتا ہے۔ خدا خود متولی اور متکفل ہو جاتا ہے اور جو کوئی بھی خدا کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا''۔

آپ نے مزید اس اہم فریضہ کیلئے تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

''دنیاوی خواہشات کی تکمیل کبھی نہیں ہوتی بعض اوقات دنیاوی چمک دمک کے پیچھے بھاگنے والوں کے گھر اجڑ جاتے ہیں مگر خواہشات پوری نہیں ہوتیں اس لئے عقلمند عورت وہی ہے جو گھر کے امن کیلئے کوشاں رہے کیونکہ دنیا کی خواہشات کی تکمیل بے سکونی پیدا کرتی ہے لیکن خدا کی طرف آنے والوں کو حقیقی سکون ملتا ہے جو خدا سے تعلق پیدا کرتی ہیں انکی ترجیحات بدل جاتی ہیں وہ زیور اور فیشن کی بجائے دین کی اشاعت، خدا کی رضا، غرباء اور ضرورت مندوں پر خرچ کرتی ہیں اور سکون میں رہتی ہیں، مگر دولتوں کا مطالبہ کرنے والی عورتوں کا اگر جائزہ لیں تو ان کی زندگی میں سکون نہیں ملتا بے سکونی ہوتی ہے''۔

آزادی

آزادی کے حوالے سے حضور نے تلقین فرمائی کہ:

''مغربی معاشرہ میں آزادی کا سوال اٹھتا ہے۔ یاد رکھیں بے حیائی کا نام آزادی نہیں بلکہ اصل آزادی یہی ہے کہ خدا کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہا جائے۔ یاد رکھیں حیاء ایمان کا حصہ ہے اگر خدا کی محبت کا دعویٰ ہے تو ہر احمدی بچی اور عورت اپنی حیاء کی حفاظت کرے۔

پردہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ غیروں کی نظروں سے بچا جائے ان کی توجہ کو ہٹایا جائے نہ کہ برقعوں پر کڑھائی کر کے اور دوسرے الفاظ لکھ کر ان کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے، چہرہ کو مکمل ڈھانپیں، کوٹ گھٹنے سے نیچے تک ہو، ٹراؤزر اور جین کے ساتھ لمبی قمیص پہنی جائے، گھر میں چھوٹی شرٹ اور بلاؤز نہ پہنا جائے، بے شک بھائیوں اور والد سے پردہ نہیں لیکن کوئی ملنے والا آ سکتا ہے۔ اور باپ اور بھائی سے بھی حیاء کرنی چاہئے، لباس ہمیشہ حیاء دار ہو، حیاء کی حفاظت کریں گی تو ایمان کی حفاظت ہو گی۔

حیاء کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے ہر احمدی لڑکی اور عورت آزاد ہے کہ وہ ڈاکٹر، انجینئر اور ٹیچر بنے لیکن احمدی بچی کے تقدس کا ہمیشہ خیال رکھیں، برائیوں سے روکیں اور نیکیوں کی تلقین کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گی تو دعوت الی اللہ کے دروازے بھی کھلیں گے لیکن عورت، عورت کو ہی دعوت الی اللہ کرے لجنہ عورتوں سے رابطہ کر کے اُن کو پمفلٹس تقسیم کریں''۔

مغربی ممالک میں ہجرت کر کے آنے والیوں کو حضور نے یہ بھی نصیحت فرمائی کہ:

''یہاں آ کر دنیا داری میں کھو نہ جائیں بلکہ دین کو مقدم کرتے ہوئے ان لوگوں کی بھی راہنمائی کا موجب بنیں۔ ان کو خدا کی طرف لے جائیں خدا سے تعلق مضبوط کرنے کے طریقے سکھائیں۔''

مالی قربانی

مالی قربانی کے حوالہ سے آپ نے خواتین کو یہ نصیحت فرمائی کہ آج بھی دنیا کی چمک دمک کو دھتکار کر اپنے زیورات اور اپنی لاکھوں کی بچت کو جماعت کے لئے قربان کرنے والی عورتیں موجود ہیں لیکن ان کی تعداد تھوڑی ہے اس تعداد کو اتنا بڑھا دیں کہ دوسروں کی تعداد اتنی کم ہو جائے کہ نظر ہی نہ آئے۔ دین کی اشاعت، دعوت الی اللہ، نفس کی اصلاح اور نیکیوں کی راہ دکھانے کا ذریعہ، دنیا میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرنے کیلئے آگے آئیں۔'' (روزنامہ الفضل 6 جون 2012ء)

رسوم و بدعات، فیشن پرستی اور جدید ایجادات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کی ایک مجلس میں مختلف سوالات کے جوابات دیئے، اور لجنہ اماء اللہ کی عاملہ کی ممبرات کے ساتھ میٹنگ کی جس میں ان امور کو آپ نے کھول کر بیان فرمایا۔ اس میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں یہ زیادہ لباس کے بارے میں ہیں کہ بچیوں اور خواتین کو کس قسم کا لباس پہننا چاہئے آپ نے فرمایا:۔

''اگر ٹائٹس پر وہ لمبی قمیص پہن لیتی ہیں جو گھٹنوں سے نیچے لٹکی ہوئی ہے تو پھر ٹائٹس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قمیص لمبی ہونی چاہئے۔ میں نے تو کہا تھا کہ لڑکیاں جین بھی استعمال کرتی ہیں، سکن جینز بھی استعمال کرتی ہیں تو بے شک کریں لیکن پھر اس کے اوپر لمبی قمیص پہننی ضروری ہے۔ لمبی قمیص پہنیں یا پھر باہر آتے ہوئے لمبا کوٹ پہنیں۔ اصل میں یہ دیکھیں کہ پردہ کی روح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارا پردہ یہ ہے کہ تم غیروں

کے سامنے اس زینت کو چھپاؤ جو تم اپنے ماں، باپ، بہن، بھائیوں کے سامنے ظاہر کر سکتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا:۔

اگر بیہودہ لباس گھروں میں پہنا جا رہا ہے تو اس میں گھروں کے لباسوں کو بھی تو چیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک جوان لڑکی گھر میں اپنے باپ اور جوان بھائی کے سامنے جینز یا ٹائٹ کے اوپر بلاؤز پہن کر بغیر کسی حجاب کے پھر رہی ہے تو اس کو حیاء نہیں رہے گی۔ اصل چیز حیاء ہے اور حیاء کی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا:۔

باقی اگر تنگ پاجامہ پہنا جاتا ہے تو پہلے بھی پہنا جاتا تھا، اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ تنگ چوڑی دار پاجامہ اور آج کل کی ٹائٹس میں فرق ہے۔ چوڑی دار پاجامہ میں تو ٹانگ کی shape نظر نہیں آتی۔ ٹخنے سے لے کر اوپر پنڈلی تک اور اوپر گھٹنے تک اس کی ایک ہی گولائی اور شیپ ہوتی ہے، جس کی وجہ سے پنڈلی کی شیپ نظر نہیں آتی۔ جب کہ ٹائٹس میں ایسا نہیں ہے۔ اس میں پنڈلی سے ٹخنے تک پوری ٹانگ کی پوری شیپ نظر آ رہی ہوتی ہے۔ اس لئے بتانا پڑے گا کہ ان دونوں میں فرق ہے۔ پس آپ بچیوں کو اس طرف لانے کی کوشش کریں کہ اصل چیز حیاء ہے۔

''الحیاء من الایمان'' حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ پس اگر آپ حیاء کو رواج دے دیں تو آپ کے لباس اور پردے خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔

اس سوال کے جواب میں کہ بعض مائیں بچیوں کا ساتھ دے رہی ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا۔

جن کی مائیں ساتھ دے رہی ہیں ان کو سمجھائیں۔ قرآن کریم میں یہ تو نہیں لکھا کہ ڈنڈا مارو۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ ''فذکر'' پس نصیحت کرتے چلے جانا تمہارا کام ہے۔ تمہیں نصیحت کرنے والا بنایا گیا ہے۔ داروغہ نہیں بنایا گیا۔ پس عہدیداران کا کام ہے کہ جو چیز بھی غلط دیکھیں تو اس بارہ میں نصیحت کرتی چلی جائیں۔ اور یہ دیکھا کریں کہ اس بارہ میں قرآن کریم کیا کہتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس بارہ میں کیا فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود نے اس بارہ میں کیا تعلیم دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا پردہ کے بھی کئی معیار ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی مثال دے چکا ہوں۔ لندن میں ایک مصر کا باشندہ احمدی ہوا۔ اس نے کہا کہ میری ماں کیلئے دعا کریں کہ وہ احمدی ہو جائے۔ میں نے اسے کہا کہ اپنی والدہ کو بیت الذکر لایا کرو۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ شخص آیا اور بتانے لگا کہ اس کی والدہ (بیت الذکر) گئی تھیں اور وہاں خواتین کا پردہ دیکھ کر کہنے لگی کہ تعلیم کی حد تک تو ٹھیک ہے میں سب کچھ مانتی ہوں لیکن تمہاری عورتیں پردہ نہیں کر رہیں۔ اور پردہ کا معیار اس کا وہ حجاب تھا جو عرب خواتین لیتی ہیں اور ماتھا ڈھانپ لیتی ہیں۔ بال نظر نہیں آتے، نہ آگے سے نہ پیچھے سے۔ اب بالوں کا پردہ بھی تو ایک حد تک ہے۔ اس لئے اگر فیشن کے لئے آپ چھوٹا سا حجاب لے لیں اور بالوں کو دکھانے کے لئے لہراتی پھریں تو وہ غلط چیز ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

پردہ کا رواج صرف (۔) میں ہی نہیں ہے۔ اصل چیز وہ روح ہے جو پردہ کے پیچھے ہے۔ میں حیاء کی اکثر یہ مثال دیا کرتا ہوں۔ قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں یہ واقعہ آتا ہے کہ لڑکیاں حیاء کی وجہ سے پردہ کی وجہ سے، مردوں میں مکس اپ نہ ہونے کی وجہ سے اپنے ریوڑ کو پانی نہیں پلا رہی تھیں کہ مرد فارغ ہو جائیں تو ہم پلائیں گی۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے ان کے ریوڑ کو پانی پلایا اور ایک طرف بیٹھ گئے، پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایک لڑکی حیاء سے شرماتی ہوئی، جھجکتی ہوئی حضرت موسیٰؑ کے پاس آئی کہ میرے باپ نے بلایا ہے۔ پس حیاء کا تصور پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ حیاء اصل چیز ہے اور عورت کی عزت حیاء میں ہی ہے۔

پھر اس واقعہ میں یہ بھی ہے کہ گھر میں غیر مرد نہیں رہ سکتا تھا۔ لڑکیوں کے باپ نے کہا کہ ان میں سے ایک سے شادی کر لو تاکہ محرم رشتہ قائم ہو جائے تب میرے گھر میں رہ سکتے ہو۔ تو پردہ کے لحاظ سے یہ محرم رشتہ کا جو تصور ہے یہ قائم ہونے چاہئیں ہیں کہ کس حد تک مردوں میں مکس اپ ہونا ہے اور کس حد تک ہمارا پردہ ہونا چاہئے۔ کہاں ہماری حیاء کی حدود ہیں۔ یہ ساری چیزیں اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حیاء اور پردہ کا تصور صرف اسلام کا تصور نہیں ہے بلکہ بہت پرانا تصور ہے۔ عیسائی ننیں جو حجاب اپنے سروں پر ڈالتی ہیں جس کو وہ سکارف کہہ لیں اور بازو لمبے پہنتی ہیں۔ پرانے زمانہ میں بھی اور اب بھی پہنتی ہیں اور یہ اس لئے پہنتی ہیں اور سکارف لیتی ہیں کہ یہ پردہ کی حد ہے۔ تو یہ کہنا کہ ماڈرن زمانہ ہو گیا ہے۔ باقی مذاہب بگڑ گئے ہیں، بدل گئے ہیں۔ ان کی روحانی کتابوں میں لوگوں کی دخل اندازی شروع ہو چکی ہے اور ہمیشہ سے ہو رہی ہے۔ جبکہ قرآن کریم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اس کی حفاظت کروں گا تو ہمیں بھی اس کے احکامات کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ لڑکیوں میں یہ احساس پیدا کر دیں کہ ہم نے حفاظت کرنی ہے اور ان احکامات کی بھی حفاظت کرنی ہے جو اللہ نے دیئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک دم میں تو آپ بدل نہیں سکتیں۔ ایک رات میں سارے انقلاب نہیں آ جایا کرتے۔ جن گھروں میں تربیت نہیں ہے ان کو اپنے سے پہلے اپیچ کریں۔ ان کو یہ احساس ہو کہ عہدیدار ہماری ہمدرد ہیں۔ جب یہ احساس ہو جائے گا کہ ہمدرد ہیں تو پھر جو مرضی کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس جو بگڑے ہوئے ان کو بھی تو ہم نے ٹھیک کرنا ہے۔ باہر تو ہم (دعوت الی اللہ) کرتے رہتے ہیں اور ہمارے اپنے بچے ضائع ہوتے رہیں۔ ہماری لڑکیاں ضائع ہوتی رہیں۔ ہماری عورتیں ضائع ہوتی رہیں۔ ہمارے مرد ضائع ہوتے رہیں تو پھر اس (دعوت الی اللہ) کا کوئی فائدہ نہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 دسمبر 2011ء)

نقاب و پردہ

فرمایا ''بعض عورتیں مجھے ملنے آتی ہیں مجھے لگتا ہے کہ بڑے عرصے بعد نقاب ان ایام میں باہر نکلا ہے ملاقات کے لئے یہ نقاب باہر نہیں نکلنا چاہئے بلکہ روز نکلنا چاہئے۔'' فرمایا لندن میں مجھے ایک دفعہ ایک واقفِ نو بچی ملنے آئی اس نے جو پردہ کیا ہوا تھا اس کے کوٹ کے بازو یہاں کہنیوں تک تھے ایسے پردہ کا تو کوئی فائدہ نہیں''

(الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2011ء)

برقعہ کے بارے میں آپ نے ہدایت فرمائی: ''برقعوں میں حد سے زیادہ فیشن کے رجحان کو بھی کم کریں، ہر اجلاس میں احمدی بچی کا مقام اس کو بتائیں مجھے زیادہ بڑے کام نہیں چاہئیں۔ ان باتوں پر دھیان دیں نمازوں کی عادت۔ پردہ کی پابندی، اولاد کی تربیت اور فیشن کی اندھا دھند تقلید سے بچنا ان تمام پہلوؤں سے ضرور جائزہ لیں''۔

(الفضل 11 دسمبر 2004ء)

فون کا غلط استعمال

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ جرمنی سے اپنے خطاب میں فرمایا:۔

آجکل یہاں بچوں میں ایک بیماری بڑی ہے ماں باپ سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کر دو۔ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ آپ کوئی بزنس کر رہے ہیں؟ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کی منٹ منٹ کے بعد فون کر کے آپ کو معلومات لینے کی ضرورت ہے؟ پوچھو تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہوتا ہے۔ ماں باپ نے اگر فون کرنا ہوتا ہے تو ماں باپ خود پوچھ لیں گے۔ اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے بھی غلط عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ فونوں سے بعض لوگ خود رابطے کر لیتے ہیں جو پھر بچوں کو ورغلاتے ہیں۔ گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں۔ بیہودہ قسم کے کاموں میں ملوث کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے۔ اس میں بچوں کو ہوش ہی نہیں ہوتی کہ وہ انہی کی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے بھی اس سے بچ کر رہیں۔

(خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 16 ستمبر 2011ء جرمنی)

مہندی و شادی کی رسوم

مہندی جو کہ لڑکی رخصتی سے پہلے وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ مل کر کرتی ہے، اس موقع پر بھی بہت سی رسمیں کی جانے لگی ہیں۔ باقاعدہ لڑکوں کی طرف سے مہندی کا آنا بعض جگہوں پر تو لڑکے والے بھی لڑکی کی مہندی میں شامل ہوتے ہیں۔ شادی کے موقع پر دلہن اور دلہا کو دودھ پلانا، جوتے چھپانا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 15 جنوری 2010ء میں فرمایا:۔

مہندی کی ایک رسم ہے۔ اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں، کارڈ چھپوائے جاتے ہیں، سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے۔ یہ سب رسومات ہیں۔ جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے۔ اور اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کر دیں۔

خطبہ جمعہ 25 نومبر 2005ء میں حضور انور نے فرمایا:۔

بعض دفعہ ہمارے ملکوں میں شادی کے موقع پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگا دیتے ہیں کہ ان کو سن کر شرم آتی ہے۔ ایسے بیہودہ اور لغو اور گندے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں۔ پھر ڈانس ہے۔ ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے۔ وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے فرمایا:۔

اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم و رواج بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حکم و عدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے

ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام برائیوں اور لغو رسم و رواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جرمنی میں بچیوں کی ایک سوال و جواب کی مجلس میں حضور انور نے مہندی کی رسم اور دیگر بدعات کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

یہ بات صرف جرمنی والوں کیلئے ہی نہیں بلکہ تمام احمدی بچوں اور خواتین کے لئے ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ بدعات کے اوپر بہت کچھ کہا ہے تم لوگوں نے۔ بدعت کیا ہے۔ ایسی باتیں جو نئی نئی ایجاد کی جائیں، دین میں شامل کر دی جائیں، جن کے بارے میں کوئی احکام نہیں ہیں بلکہ منع کی گئی ہیں۔ اب یہاں مجھے پتہ لگا ہے کہ ایک مہندی تھی۔ میں نے ان لوگوں کو ہال کی اجازت دی ہوئی ہے جن کے گھر چھوٹے ہیں۔ اول تو جرمنی میں اتنے چھوٹے گھر نہیں ہیں۔ جن کے بہت بڑے خاندان ہیں سو یا ڈیڑھ سو آدمی رہتے ہیں ان خاندانوں کے لئے کہ شاید گھر چھوٹے ہو جائیں یا لڑکی کی سہیلیاں ہوں تو۔ اس کیلئے میں نے کہا تھا کہ آپ لوگ چھوٹی سی جگہ لے کر مہندی کر سکتے ہیں۔ تو اس کا بعض لوگوں نے یہ فائدہ اٹھایا کہ بڑے بڑے ہال لینے شروع کر دیئے۔ پھر بہانے یہ بنائے کہ آمین کے نام پر بڑی بڑی دعوتیں کرنی شروع کر دیں دوسروں کو بھی بلانا شروع کر دیا کہ ہم نے آمین کی ہے۔ کسی نے آمین کے نام پر سالگرہ شروع کر دی۔ تو اس طرح کی جو بدعتیں ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ فی الحال تو میں نے کوئی سختی نہیں کی اس مہندی والی بات پر لیکن آئندہ ضرور ہو جائے گی جو آمینیں اور اس طرح کی دوسری بدعات شامل کر لیتی ہیں۔ مہندی کے نام پر یا آمین کے نام پر مہندیاں۔ جو بڑے خاندان ہیں وہاں شادی سے ایک دن پہلے ایک دن کے لئے رشتہ داروں کو کھانے پر بلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اب یہ مسئلہ بن گیا ہے کہ شادی پر خرچ کم آتا ہے۔ شادی کی رونقیں کم ہوتی ہیں۔ شادی کی اہمیت کم ہوگئی ہے اور جو مہندی ہے اس کی اہمیت شادی کے اوپر چھا گئی ہے۔ دین میں صرف دو چیزوں کی اجازت ہے۔ شادی کی دعوت اور ولیمہ۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک صحابی آئے کپڑوں پر رنگ لگا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا میری شادی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ولیمہ کیا ہے؟ عرض کیا نہیں، پیسے نہیں ہیں غریب آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا چاہے بکری کے ایک پائے کا ولیمہ کرو لیکن کچھ نہ کچھ لوگوں کو ضرور بلانا چاہئے۔ اپنے قریبیوں کو۔ اپنے رشتہ داروں کو کھلا دو۔ اس وقت اس کی اہمیت ہے۔ کہیں نہیں آیا کہ تم نے مہندی کی تھی کہ نہیں“

(روزنامہ الفضل 7 جون 2012ء)

ایک اور سوال کے جواب میں حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ

”اپنی حالتوں کو ٹھیک رکھو اور تقویٰ کے قریب رہو، تقویٰ پر چلو۔ جو (دین حق) کی تعلیم ہے اس کے مطابق چلو۔ سنت پر عمل کرو اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو اور حضرت مسیح موعود نے جو ارشادات فرمائے ہیں ان کے مطابق چلو تو تبھی ہم قریب رہ سکتے ہیں“۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ شادی کے بارہ میں استخارہ کے بارہ میں کیا حکم ہے اس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔

”ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے راہنمائی لینے کے لئے استخارہ کا حکم ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر استخارہ یا ہر دعا کے بعد ضرور خواب بھی آئے اور جب تک خواب نہ آئے تو تم کہو کہ نہیں۔ اگر دل کو کسی بارے میں تسلی ہو جاتی ہے تو اس کا مطلب ہے وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء ہے۔“

مادر ڈے اور فادر ڈے

مادر ڈے اور فادر ڈے جو ان مغربی ممالک میں منایا جاتا ہے اس موقعہ پر تحفے تحائف بھی دیئے جاتے ہیں اس سوال کے جواب میں حضور نے درج ذیل راہنمائی فرمائی کہ

”تحفے بیشک لے لیا کرو لیکن (دین حق) تو کہتا ہے کہ ہر دن مادر ڈے منایا کرو۔ لندن میں ایک فنکشن تھا۔ (بیت الذکر) کا افتتاح تھا، انگریز بھی آئے ہوئے تھے اور اس دن مادر ڈے بھی تھا تو میں نے اُن سے کہا کہ تمہارا مادر ڈے آج ہے (دین حق) تو کہتا ہے کہ ہر روز مادر ڈے مناؤ۔ والدین کی عزت کرو ان سے بہتر سلوک کرو ان کو اُف تک نہ کہو ان کی خدمت کرو اگر تمہیں توفیق ہے تو انہیں ہر روز تحفہ دو۔

سالگرہ منانے کے بارے میں ہدایات:

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور نے سالگرہ منانی منع کی ہے تو کیا شادی کی سالگرہ بھی منع ہے؟ فرمایا ”صرف میں نے تو منع نہیں کی۔ کسی نے بھی منائی نہیں اور (دین حق) میں اس کا رواج نہیں ہے۔ پہلے سب خلفاء منع کرتے رہے ہیں۔ شادی کی سالگرہ کیا ہے۔ شادی والے دن تھوڑا سا صدقہ نکال دیا کرو جو بھی سالگرہ ہو اور دو نفل پڑھ لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک سال گزار دیا ہے اور آئندہ بھی اچھا گزار دے۔ اگر اچھا نہیں گزرا تو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال اچھا گزار دے اور خاوند کو عقل دے“۔

(روزنامہ الفضل 7 جون 2012ء)

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

محترم محمود احمد شاد صاحب کی یاد میں

28 مئی 2010ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں میں ہمارے مربی بھائی محترم محمود احمد شاد صاحب بھی شامل تھے۔ میں 1983ء میں درجہ ممہدہ میں داخل ہوا تو محترم محمود احمد شاد صاحب درجہ رابعہ کے طالب علم تھے۔ اگرچہ عمر میں مجھ سے چھ سال بڑے تھے لیکن ان کی ملنساری اور بذلہ سنجی کی وجہ سے بہت جلد ہمارا تعارف بے تکلفی میں بدل گیا۔ آپ کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی اور جب ہم ملتے تو حس مزاح میں اشتراک ہونے کے باعث ظریفانہ گفتگو کا تبادلہ بھی ہوتا۔

1985ء میں آپ کے ساتھ ایک سفر میں شریک ہوا۔ ربوہ سے ہم چک سکندر گئے وہاں ایک میٹنگ اور دعوت الی اللہ کی کلاس تھی اس کے بعد محمود شاد صاحب ہمیں اپنے آبائی گاؤں خونن ضلع گجرات لے گئے۔ آپ کے رشتہ دار غیر از جماعت تھے لیکن آپ نے ان سے رابطہ رکھا اور انہیں دعوت الی اللہ بھی کرتے۔ ہم نے آپ کے گاؤں میں رات قیام کیا اور آپ کی مہمان نوازی اور رفاقت سے لطف اندوز ہوئے۔ اگلے روز ہم اپنے مربی بھائی مکرم فضیل عیاض صاحب کے ولیمہ میں شرکت کے لئے فتح جنگ گئے۔ گویا ایک ہی سفر میں مرحوم نے جماعتی کام بھی کیا۔ اپنے آبائی گاؤں بھی گئے اور پھر اپنے دوست کی دعوت ولیمہ کے لئے بھی طویل سفر کیا۔

محترم محمود شاد صاحب کی سیرت کا ایک نمایاں وصف آپ کی خدمت والدین ہے۔ آپ اپنے والدین کی اکلوتی نرینہ اولاد تھے اور تھے بھی چھوٹے۔ والدین کو بڑھاپے میں پایا اور پھر ان کی خدمت کا حق ادا کر کے بھی آپ جنت کے وارث بن چکے تھے۔ یہ سعادت ہر ایک کے نصیب نہیں ہوا کرتی کہ وہ اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور پھر ان کی خدمت کا حق ادا کر سکے۔ آپ کے والدین ضعیف العمری اور بیماری میں آپ کے ساتھ رہے۔ میں مشاہدہ کیا کرتا تھا کہ اپنے بوڑھے والد محترم کو نماز جمعہ پر سائیکل پر بٹھا کر بیت اقصیٰ لے کر آتے۔ اسی طرح دیگر معاشرتی تقریبات پر بھی لے جاتے۔ ان کے علاج معالجے کے لئے بھی سعی کرتے رہے۔ آپ کی والدہ نے گیارہ سال فالج میں گزارے اور والد بھی بہت ضعیف ہو گئے تھے۔ دونوں کی خدمت کا حق ادا کیا۔ جب آپ مربی بن کر میدان عمل میں آگئے تو جہاں بھی گئے اپنے بوڑھے والدین کو ساتھ ساتھ لے گئے اور ان کی خدمت کا حق ادا کرتے رہے۔ والدین کی وفات کے بعد آپ بیرون ملک اشاعت دین کے لئے بھجوائے گئے۔

خوش گفتار ہونے کے ساتھ ساتھ خوش الحانی کا عطیہ بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ بہت خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کریم کیا کرتے تھے۔ مختلف تقاریب میں بھی آپ کو تلاوت قرآن کریم کی سعادت ملتی تھی۔ چنانچہ تاریخی صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان 1991ء میں بھی ہم دونوں کو قادیان جانے کی سعادت ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بابرکت صدارت میں مجلس شوریٰ میں شرکت کا موقع بھی ہم مربیان کو ملا۔ اس موقع پر محترم محمود احمد شاد صاحب کو تلاوت قرآن کریم کی سعادت نصیب ہوئی۔

قادیان کے ساتھ محبت بھی آپ کا جزو ایمان تھا۔ ہمارا قادیان کے متعدد سفروں میں ساتھ رہا۔ مجھے شعبہ حاضری و نگرانی کارکنان جلسہ سالانہ میں ایک عرصہ سے خدمت کا موقع مل رہا ہے اور قادیان کے ڈیوٹی کارکنان سے رابطہ رہتا ہے۔ محترم محمود شاد صاحب کی خواہش ہوتی کہ وہ بھی مہمانان حضرت مسیح موعود کی خدمت اور مقدس بستی کی زیارت سے فیضیاب ہوسکیں۔ چنانچہ 2009ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں وہ ربوہ سے جانے والے ڈیوٹی کارکنان میں شامل تھے۔ اسی طرح 2010ء کے ڈیوٹی کارکنان میں آپ شامل تھے کہ سانحہ 28 مئی رونما ہو گیا۔ یوں جلسہ سالانہ قادیان کے ڈیوٹی کارکنان میں سے بھی ایک کارکن کو اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ ایک مستعد، فعال اور خوش اخلاق و خوش گفتار خادم سلسلہ تھے جس جگہ بھی کام کیا اپنے اخلاق حسنہ سے اپنی حسین یادیں رقم کرتے رہے۔ اب بھی آپ کا ہنستا مسکراتا چہرہ آنکھوں کے سامنے ہے جب یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ آپ سے ایک تعلق یہ بھی بن گیا کہ میرے ایک قریبی دوست مکرم محمد سعید خالد صاحب مربی سلسلہ امریکہ کی شادی آپ کی ہمشیرہ سے ہوئی جس کی وجہ سے بھی آپ سے بے تکلفی میں اضافہ ہوا اور یادوں میں رہنے کا ایک مزید سبب یہ بھی بن گیا۔

شاد آپ کے نام کا حصہ تھا آپ اپنی زندگی میں خود بھی شاد رہتے اور دوسروں کو بھی خوش رکھتے اور عظیم قربانی پیش کر کے ہمیشہ کے لئے شاد ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور آپ کے بیوی بچوں کو بھی ہمیشہ شاداں و فرحاں رکھے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ایک طالب علم کا اعزاز

مکرم ارسلان احمد قمر صاحب تحریر کرتے ہیں۔
ایک بین الاقوامی تنظیم انٹرنیشنل کینگرو کمیشن کی جانب سے 8واں بین الاقوامی کینگرو میتھ مقابلہ (1KMC) منعقد کروایا گیا۔ اس مقابلہ میں پاکستان بھر کے 6451 طلباء نے شرکت کی۔ عزیزم میاں عطاء الکریم شازب احمد قمر ابن مکرم احسان اللہ قمر صاحب واہ کینٹ نے اس میں شرکت کرتے ہوئے راولپنڈی ڈسٹرکٹ میں 574 طلباء میں سے پہلی پوزیشن حاصل کی اور ملک بھر میں سوم قرار پا کر سلور میڈل اور اعزازی سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ عزیزم مکرم میاں محمد مراد صاحب پنڈی بھٹیاں کی اولاد میں سے اور محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب مرحوم امیر ضلع نواب شاہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے اس کی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد طیب صاحب ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔
میرے تین بچوں نے امسال 2012ء میں لاہور بورڈ سے انٹرمیڈیٹ کا سالانہ امتحان نمایاں نمبروں سے پاس کیا ہے۔ عزیزم سلطان احمد نے پری انجینئرنگ میں 908/1100، عزیزہ نیرہ لطیف نے پری میڈیکل میں 974/1100 اور عزیزہ ماہ طلعت نے پری میڈیکل میں 996/1100 نمبرز حاصل کئے ہیں۔ یہ بچے مکرم سلطان احمد صاحب سنوری مرحوم کے پوتے اور مکرم شیخ محمد اسحٰق صاحب مرحوم آف فیصل آباد کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ کامیابی اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد واحد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔
میری نانی اماں محترمہ نیاز فاطمہ صاحبہ زوجہ مکرم نذیر احمد صاحب ساقی مرحوم دارالعلوم شرقی نور ربوہ برین ہیمبرج ہوا ہے۔ دو دن ہسپتال داخل رہ کر گھر واپس آ گئی ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب آمین

مکرم محمد اکبر احمدی صاحب معلم وقف جدید ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔
محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ کے تین بچوں جہانزیب ابن مکرم رانا نصیر احمد صاحب عمر 16 سال، شیراز احمد ابن مکرم رانا نصیر احمد صاحب عمر 14 سال اور خاکسار کی بیٹی نائلہ اکبر واقفہ نو عمر 7 سال نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 2/اکتوبر 2012ء کو بعد نماز عشاء بیت الذکر ملیانوالہ میں تقریب آمین ہوئی۔ مکرم محمد مسعود الحسن صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے ان سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور محترم قمر محی الدین صاحب صدر جماعت ملیانوالہ نے دعا کروائی۔ ان کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قرآنی انوار سے مالا مال کرے، والدین کیلئے مبارک فرمائے اور ہمیں قرآنی تعلیمات کی روشنی اور قرآنی انوار و برکات سے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق اپنے فضل سے عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم بشیر احمد اعجاز صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے خاکسار کی بھتیجی لائبہ اتفاق بنت مکرم اتفاق احمد صاحب وندر بلوچستان نے بعمر 5 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ 24/اگست 2012ء کو آمین کی بابرکت تقریب منعقد ہوئی۔ مکرمہ صفیہ صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اللہ خان صاحب سیکرٹری مال و اشاعت لجنہ اماء اللہ قیادت نمبر 13 بلدیہ ٹاؤن کراچی نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ رضیہ اتفاق صاحبہ کو حاصل ہوئی یہ بچی محترم طالب حسین صاحب مرحوم محمد آباد سٹیٹ کی نواسی اور محترم عصمت اللہ صاحب مرحوم فیکٹری ایریا سلام ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے نیز اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ایک بہت بڑا اعزاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 22 مئی 1998ء میں سورۃ محمد آیت 39 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑے اعزاز کا فقرہ ہے۔ اگر آپ غور کریں تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کر کے خدا فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے کسی پر صادق نہیں آتی ......ھؤلاء کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کر دیا۔ سنو! سنو! تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو......لیکن یاد رکھو کہ اگر بخل سے کام لو گے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہو گے۔ تمہیں اس بخل کا کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کر دے گا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان جو پہنچنا تھا پہنچا مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے۔

(روزنامہ الفضل 3/اگست 1998ء)

احباب و خواتین سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مد امداد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت

مکرم ہومیو ڈاکٹر صوفی لیاقت علی خان صاحب تحریر کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ عطیۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مشہود احمد صاحب راولپنڈی کو مورخہ 4/اکتوبر 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت رانا فاتح احمد نام عطا فرمایا۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم رانا مبشر احمد صاحب کا پوتا، والدہ کی طرف سے مکرم صوفی علی محمد صاحب اور والد کی طرف سے مکرم رانا کرامت اللہ صاحب آف مانسہرہ کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم رفعت اللہ ناصر صاحب تحریر کرتے ہیں۔
سلسلہ کے بزرگ محترم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ و سابق ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ مورخہ 23 ستمبر 2012 کو بعمر 72 سال لندن میں وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ حاضر حضورِ انور نے بعد از نماز جمعہ و عصر بیت الفتوح لندن میں پڑھائی بعد ازاں قطعہ موصیان Merton Cemetry میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ مؤرخہ 5/اکتوبر 2012 کو بیت المبارک ربوہ میں بعد از نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔
آپ نے 1966 میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد پاکستان کے مختلف اضلاع میں بطور مربی سلسلہ خدمات سرانجام دیں اسی دوران آپ نے مولوی فاضل اور ایم اے عربی کا امتحان پاس کیا۔ آپ جماعت احمدیہ کے خلاف بنائے گئے قوانین کی زد میں بھی آئے اور آپ پر مختلف مقدمات بنائے گئے اور آخری دم تک آپ ان مقدمات کا بڑی جانفشانی سے مقابلہ کرتے رہے۔ آپ نے ہر موقع پر دین حق کی سر بلندی کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کیا اور نہ ہی کبھی ہمت ہاری۔ آپ کو تحریر کا خاص ملکہ حاصل تھا آپ نے زمانہ طالبعلمی سے آخری دم تک جماعتی رسائل و اخبارات میں بہت سے مضامین لکھے اس کے علاوہ مختلف جماعتی کتب کی تصنیف میں بھی شامل رہے۔ آپ ہر دم خلافت احمدیہ اور سلسلہ کے ایک مخلص خادم کے طور پر اپنی خدمات دین حق کو پیش کرتے رہے۔ آپ کا خلافت احمدیہ سے بے پناہ محبت کا رشتہ تھا ہر قسم کے معاملات خلیفہ وقت کی رہنمائی اور دعا کے ساتھ شروع کرتے اور اپنے اہل و عیال اور دوستوں کو خلافت کے بابرکت وجود سے ہمیشہ گہرا تعلق رکھنے اور خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے ہر قربانی کے لئے پیش ہونے کی تلقین کرتے۔ آپ کے بارہ میں حضورِ انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 28 ستمبر 2012ء میں آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ آپ ''...انتہائی دعا گو تھے۔ نیک، سادہ، متوکل مزاج، ہمت بلند تھی.... دھیمی طبیعت کے مالک تھے اور بڑے باوفا انسان تھے۔''
خاکسار احباب جماعت کا انتہائی شکر گزار ہے جنہوں نے میرے والد مرحوم کی بیماری میں ان کو دعاؤں میں یاد رکھا اور ان کی وفات کے بعد میری والدہ اور بہن بھائیوں کی ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین

خبریں

اسپرین کا روزانہ استعمال خواتین میں امراض قلب کے امکانات بڑھا دیتا ہے

اسپرین روزانہ استعمال کرنے والی خواتین کا ذہن انحطاط پذیر اوران میں امراض قلب کے امکانات بڑھ جاتے ہیں ۔ اس امر کا اظہار سویڈن کی تحقیقاتی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔بی بی سی ہیلتھ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سویڈن کی 70 سے 92 سال کی 500 متاثرہ خواتین کا 50 سال تک مشاہدہ کیا گیا اور تجربہ سے قبل اور بعد ان کی ذہنی صلاحیتوں کو جانچا گیا جس میں یہ بات سامنے آئی کہ اس دوران جو خواتین اسپرین کا استعمال کرتی رہیں ان کی ذہنی صلاحیتیں ان خواتین کے مقابلے میں جو اسپرین استعمال نہیں کرتیں بہت کم ہوئیں۔

فرانسیسی شخص 7 دن تک گڑھے میں کتابیں پڑھتا رہا

فرانسیسی شخص نے کتب بینی کے مشغلے کو اپنے لئے مسئلہ ہی بنا لیا ہے۔میڈیا رپورٹ کے مطابق فرانسیسی شخص نے محض کتابوں کے مطالعے کیلئے اپنے آپ کو بک سٹور میں موجود ایک چھوٹے سے گڑھے میں سات روز کیلئے قید کر لیا۔سٹور میں آتے ہوئے یہ سر پھرا شخص اپنی پسندیدہ کتابیں اپنے ہمراہ لے کر 2 میٹر سے کم گہرے اس گڑھے میں ماتھے پر ٹارچ باندھ کر پہنچا جہاں وہ نا تو ٹھیک طرح سے بیٹھ سکتا تھا اور نہ ہی کھڑا ہوسکتا تھا۔62 سینٹی میٹر رقبے پر پھیلے اس چھوٹے سے گڑھے میں بند اس شخص نے اس گڑھے میں سی سی ٹی وی کیمرہ اور مائیک بھی نصب کر رکھا تھا اور لگاتار ایک ہفتے تک پانی،خشک میوہ جات اور اپنی پسندیدہ کتابوں پر گزر بسر کرتا رہا۔

کافی کا حد سے زیادہ استعمال بصارت پر اثر انداز ہوتا ہے

طبی تحقیق سے انکشاف ہوا ہے کہ بہت زیادہ کافی پینے سے آنکھوں میں موتیا بھی ہوسکتا ہے۔ڈاکٹروں کا کہنا ہے کافی آنکھوں کی بافتوں پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے جن کا نتیجہ موتیا کی صورت میں نکلتا ہے۔اس حوالے سے کی جانے والی تحقیق سے سامنے آیا ہے کہ چالیس سال سے زیادہ عمر کے جو لوگ کثرت سے کافی پیتے ہیں ان کی بصارت دوسرے لوگوں کی نسبت کم ہو جاتی ہے۔

عجائبات عالم

قطب شمالی

برف سے ڈھکا ہوا علاقہ

ساڑھے 66 درجے شمال عرض بلد سے 90 درجے شمال عرض بلد کے علاقے کو جو ٹنڈرا کے اوپر کا علاقہ ہے اسے قطب شمالی کہتے ہیں۔ اس خطے میں انتہا کی سردی پڑتی ہے۔خشکی اور تری کے تمام علاقے ہر وقت برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔سال میں صرف دو مہینوں میں موسم گرما آتا ہے لیکن ان میں بھی کافی سردی پڑتی ہے۔سورج کی شعاعیں انتہائی ترچھی ہوتی ہیں کیونکہ ان دنوں سورج خط سرطان پر چمک رہا ہوتا ہے۔موسم سرما میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی نیچے رہتا ہے مگر قطب جنوبی کی نسبت کم سردی ہوتی ہے۔

موسم گرما میں معمولی سی بارش بھی ہو جاتی ہے اور کہیں کہیں کائی لچن اور پھول دار پودے بھی گرمیوں میں اُگ آتے ہیں۔یہاں درخت کوئی نہیں بلکہ یہاں رینڈیر، برفانی ریچھ، بحری بچھڑے اور والرس جیسے جانور پائے جاتے ہیں۔ موسم گرما میں کچھ پرندے بھی نظر آتے ہیں۔ نچلے حصوں میں اسکیمو رہتے ہیں۔اس کے انتہائی شمال میں پہنچنا کافی دشوار ہے۔

19 ویں صدی کے دوران خاص قطبی علاقہ سر کرنے کی کوشش شروع ہوئی۔ 1818ء میں شاہ انگلینڈ جارج سوم نے 20 ہزار روپے کا انعام اس شخص کے لئے رکھا جو قطبی راستہ دریافت کرے گا۔راس اور پیری اس مہم کیلئے 1898ء میں روانہ ہوئے۔ 1900ء میں کپتان پیری قطب شمال کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ستمبر 1909ء میں دنیا نے یہ دلچسپ خبر سنی کہ امریکی کپتان کک بھی قطب شمالی پر پہنچ گیا لیکن اس خبر کی تصدیق نہ ہو سکی۔اس کے بعد کپتان پیری نے قطب شمالی پر جھنڈا گاڑ دیا۔ہوائی آمدورفت کے نفاذ کے بعد کئی مہمات ہوائی ذریعہ سے بھی سرانجام پائیں۔ ایڈمرل رچرڈ بیرڈ ہوائی جہاز کے ذریعے قطب شمالی پر پہنچا۔سب سے آخری مہم پرومیر شمڈٹ کی تھی جو 1937ء میں بذریعہ جہاز چار ساتھیوں کی معیت میں قطب شمالی کے ملحقہ برف کے میدان میں پہنچا تاکہ وہ موسمی حرارت اور مقناطیسی اثرات کا مطالعہ کر سکے۔

دوسری عالمی جنگ سے پہلے روس نے قطب شمالی میں اس راستہ کو ہوائی جہازوں کے ذریعے عبور کرنے کی کوشش کی۔ 1952ء میں 8 ہزار میل کا ایک جزیرہ دریافت ہوا جو جزیرہ وکٹوریہ کے شمال مشرق میں قطب شمالی سے ایک ہزار میل دور ہے اور اس کا نام سٹیفنسن ہے۔ 1954ء میں امریکہ اور روس کے تعاون سے یہاں کئی رصد گاہیں بنائی گئیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔اکتوبر

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:09
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:39

درخواست دعا

۞ محترم اعجاز احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم خواجہ محمد اصغر صاحب اگوکی ضلع سیالکوٹ کا کامیاب بائی پاس طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوا ہے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

لیڈیز جوتوں کی کامیاب سیل کے ساتھ ساتھ
اب بچوں کے جوتے
صرف -/175
-/245
لیڈیز اور بچوں کی ورائٹی پر سیل جاری
نیو کامران شوز ریلوے روڈ حسین مارکیٹ ربوہ

FR-10

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہرقسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر
021-2724606
2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3